ڈاکٹر محمد مالک

الطاف حسین حالی کی سوانح نگاری کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ

Altaf Hussain Hali (1837-1914) is a widely acknowledged as an Urdu Poet, Prose writer critic, he is also known as the first biographer in urdu literature. He authored three biographies, Hayat-e-Saadi, Yadqar-e-Ghalib and Hayat-e-Javid. Prior to Hali's biographical endeavour we find only isolated biographical accounts by various Urdu writers. But credit for the growth of biography as independent genre goes to Hali. This article offers research oriented and artical overview of Hali's art of biography. The researcher has based this article on the biographies, he wrote.

مولانا الطاف حسین حالی اردو کے پہلے باقاعدہ سوانح نگار ہیں ان سے قبل اردو اور فارسی تذکروں میں شاعروں کے مختصر حالاتِ زندگی کے علاوہ ان کے کلام پر تبصرہ اور نمونہ کلام ہوتا تھا۔جیسے تذکرہ شعراء اردو، آب حیات اور ذکر میر وغیرہ مگر باقاعدہ سوانح نگاری کا نشان نہیں ملتا۔حالی کو نہ صرف اردو تنقید میں اولیت کا درجہ حاصل ہے بلکہ اردو کے پہلے سوانح نگار کی حیثیت سے بھی جانے جاتے ہیں۔ اردو میں سوانح نگاری کا آغاز مغربی ادب کے زیر اثر آیا، جس کے اولین سوانح نگار مولانا حالی ہی کو سمجھا جاتا ہے۔ انہوں نے جس سوانح نگاری کی ابتدا کی تھی بعد میں سوانح نگاری کے حوالے سے جتنی بھی کتب لکھی گئی ہیں وہ مولانا حالی کے مرتب کردہ اصول وضوابط کے تحت ہی لکھی گئیں۔ حالی کے فن سوانح نگاری کے حوالے سے ڈاکٹر عبدالقیوم نے لکھا ہے:

> ''حالی کے اثر سے سوانح صرف واقعات کی کھتونی نہیں رہی بلکہ انسانی زندگی اور اس کے مختلف پہلوؤں کی آئینہ دار بن گئی ہے۔ یہی حالی کا فن سوانح میں کارنامہ ہے اور اسی بنا پر انہیں اس فن میں اولیت کا درجہ حاصل ہے۔''(۱)

ان کی سوانحی کتب حیات سعدی، ۱۸۸۶ء یادگارِ غالب، ۱۸۹۷ اور حیات جاوید ۱۹۰۱ء اردو کے سوانحی ادب کی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔

سوانح نگاری کا فن خاصہ کٹھن ہے، اس میں سوانح نگار اپنے ہیرو سے جذباتی وابستگی رکھنے کے باوجود غیر جانبداری کا مظاہرہ کرتا ہے۔ وہ سوانح عمری میں اپنے ہیرو کی زندگی کے ایسے واقعات کی مدد سے اس کی تصویر کھینچتا یا پیش کرتا ہے، جن میں زندگی کی حرارت ہو۔

ایڈمنڈ گوس نے انسائیکلو پیڈیا برٹینکا س میں بائیو گرافی کی تعریف یوں کی ہے:

> **"Biography is faithful portriat of a soul in its adventure through life."**

سوانح نگار کے لیے ضروری ہے کہ اس کے پاس ایک محبت بھرا دل ہو، یعنی اس کی طبعیت میں شرافت کوٹ کوٹ کر

بھری ہوئی ہو اس کے ساتھ اس میں اعتدال پسندی کا عنصر بھی موجود ہو کیونکہ انتہا پسندی سوانح نگار کے فن کے لیے سمِ قاتل کی حیثیت رکھتی ہے۔ مزید برآں سوانح نگار میں محقق کی سی سخت پوشی اور محنت کرنے کا جذبہ بدرجہ اتم موجود ہونا چاہیے اس بنا پر حالی سوانح نگار کے فن کو ''کان کنی'' اور سوانح نگار کو کان کن سے تشبیہ دیتے ہیں۔

اس سلسلہ میں ڈاکٹر سید عبداللہ لکھتے ہیں کہ سوانح نگاری کے لیے کئی ایک اصولوں کی پاسداری ضروری ہوتی ہے:

> ''اول صداقت کی تلاش دوم شخصیت کے سب پہلوؤں کو معلوم کرنے کا خیال، سوئم سوانح نگار کے موضوعوں کا صرف خواص اور ناموروں تک محدود نہ ہونا...... بلکہ عام حالات کی جمع آوری کا ذوق۔''(۲)

ڈاکٹر وحید قریشی حیات سعدی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> ''ان کتابوں میں حیات سعدی، سب سے اہم اور یہی قابلِ تعریف ہے اس میں تحقیق کے اس بنیادی اصول کی پیروی کی گئی ہے کہ مطبوعہ مواد کو پوری طرح چھان بین کے بعد درج کیا گیا ہے۔ اگرچہ اب سعدی پر اس سے زیادہ تحقیق ہو چکی ہے لیکن اس کی حیثیت اپنی جگہ ہے۔''(۳)

حالی کی لکھی ہوئی پہلی سوانح عمری ''حیاتِ سعدی'' ہے۔ ''حیات سعدی'' ایسی سوانح عمری ہے جس میں حالی کا کام تحقیقی نوعیت کا ہے کیونکہ حالی نے پہلے اپنے ہیرو کے متعلق تمام مواد اکٹھا کیا اور پھر غیر ضروری چیزوں کو الگ کر کے مستند مواد ہی کو پیش نظر رکھا۔ حالی نے معلومات کے علاوہ کلیات سعدی سے بھی استفادہ کیا یہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں شیخ سعدی کی زندگی کی تصویر کھینچی ہے جس میں ان کا نام نسب، ولادت، بچپن، تعلیم سیاحت اور سفر کی تفصیلات دی ہیں جبکہ دوسرے حصے میں شیخ سعدی کی تصانیف پر روشنی ڈالی ہے اور ان کے کارناموں کا جائزہ لیا ہے۔ یہ اردو میں سوانح نگاری کا اولین نمونہ ہے۔ جس میں بہت سی خامیاں ہیں یعنی حالی نے سعدی کی سچی تصویر پیش کرنے کے بجائے ادھوری سی تصویر پیش کر دی ہے جس میں سعدی انسان سے زیادہ فرشتہ معلوم ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ حالی کا ٹھنڈا اور دھیما مزاج بھی کھٹکتا ہے کیونکہ یہ انداز بیاں شیخ سعدی جیسے شوخ طبیعت اور بذلہ سنج انسان کی تصویر پیش کرنے سے قاصر ہے بقول ڈاکٹر سید عبداللہ:

> ''حیات سعدی میں ذاتی جزئیات اور داخلی زندگی کی تفصیلات قدرتی طور پر کم ہیں۔''(۴)

لیکن ان خامیوں کے باوجود اس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کیونکہ سوانح نگاری کی پہلی باقاعدہ کوشش ہے، دوسرے شیخ سعدی کی زندگی کے بارے میں بڑی محنت اور جانفشانی سے کام کیا گیا ہے۔ حالی نے مختلف کتابیں پڑھ کر شیخ سعدی کی زندگی کو اس طرح مرتب کیا کہ شیخ سعدی کا کسی نہ کسی حد تک تعارف ہو جاتا ہے۔ بقول آل احمد سرور:

> ''انہوں نے سب سے پہلے جدید اردو سوانح نگاری کو تذکروں کی روشنی سے آزاد کیا ان کی حیات سعدی کا دیباچہ گویا اردو سوانح نگاری کا منشور **Manifessto** ہے۔''(۵)

چنانچہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ حالی نے اس مشہور زمانہ فارسی شاعر و نثر نگار کو نہ صرف ہندوستان میں متعارف کروایا بلکہ جہاں بھی اردو زبان کے قاری ہیں انہوں نے سعدی جیسی عظیم شخصیت کو ان سے روشناس کروا دیا۔ علاوہ ازیں کتاب کے ایک بڑے حصے میں انہوں نے سعدی کی دو مشہور کتابوں کا گلستان اور بوستان پر مفصل تبصرہ بھی کیا ہے۔ مولانا حالی حیات جاوید کے دیباچے میں بیوگرافی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''بائیوگرافی ان بزرگوں کی ایک لازوال یادگار ہے جنہوں نے اپنی نمایاں کوششوں سے دنیا میں کمالات اور نیکیاں پھیلائی ہیں اور جو انسان کی آئندہ نسلوں کے لیے مساعی جمیلہ کے عمدہ کارنامے چھوڑ گئے ہیں خصوصاً جو قومیں اپنی علمی ترقیات کے بعد پستی اور تنزل کے درجے کو پہنچ جاتی ہے ان کے لیے بائیوگرافی ایک تازیانہ ہے جو ان کو خواب غفلت سے بیدار کرتا ہے۔''(۶)

شیخ سعدی نہ صرف نظم ونثر میں اپنا ایک الگ مقام رکھتے ہیں بلکہ وہ اخلاقیات کے بہت بڑی علمبردار اور مصلح تھے ان کی بوستان علمی ادب میں بھی خراج تحسین حاصل کر چکی ہے۔

اگرچہ شیخ سعدی کے بے شمار اشعار اور حکایتیں زبانِ زدِ عام ہو کر مقبولیت کا درجہ حاصل کر چکی ہیں اس کے باوجود شیخ سعدی کی ذاتی زندگی اور حالات پر اردو زبان میں کوئی کتاب نہ تھی۔ مولانا حالی کا بڑا کارنامہ ہے کہ انہوں نے اس اعلیٰ شخصیت کے ذاتی حالات اور زندگی سے لوگوں کو متعارف کروایا۔

اردو کے نامور محقق اور ادیب مالک رام نے اپنی کتاب''Hali'' میں لکھا ہے:

"So for Hayat-e-Saadi is the best and most complete biography of Saadi in our language. Its excellence has been recognised in the land of hisbirth as well. Long ago a good translation of the book was published from Tehran."(7)

حالی کی'' حیات سعدی'' سے اردو میں سوانح نگاری کی نئی روش کا آغاز ہوتا ہے جس کا سہرا مولانا حالی کے سر ہے۔ مولانا حالی نہ صرف سعدی کی شخصیت سے متاثر تھے بلکہ ان کے علمی وادبی کمالات کے بھی بڑے قدر دان تھے۔

مولانا حالی نے شیخ سعدی کے اصلاحی خیالات کو نہایت اچھے انداز میں پیش کیا ہے اگرچہ حیات سعدی کا لٹریچر اصلاحی اور تبلیغی نوعیت کا ہے لیکن اس میں ادبی محرکات بھی نظر آتے ہیں۔ ڈاکٹر سید شاہ علی نے لکھا ہے:

''اردو کے پہلے سوانح نگار کا سوانحی مواد بھی اول درجے کا ہے۔ ظاہر ہے کہ صدیوں بعد سعدی کے خطوط خود نوشتہ حالات یا ان کی گفتگو کا پتہ چلانا محال تھا خصوصاً اس حال میں کہ میں فارسی میں بھی سعدی کی کوئی مستقل سوانح عمری موجود نہ تھی۔''(۸)

''یادگارِ غالب''، حالی کی دوسری سوانحی تصنیف ہے یہ مرزا اسد اللہ غالب کی سوانح عمری ہے اس میں حالی کا فنی شعور حیات سعدی کے مقابلے میں زیادہ پختہ اور نکھرا ہوا نظر آتا ہے۔ حالی غالب کے شاگرد تھے انہیں نہ صرف غالب کی قربت میسر تھی بلکہ ان کی زندگی کے معمولات ادبی کارناموں اور شعری مصروفیات سے واقف تھے۔ مخدوم غلام جیلانی نے یادگارِ غالب کے دیباچہ ثانی میں لکھا ہے:

''مولانا نے جب یہ کتاب لکھی اس وقت وہ اینگلو عربیک سکول دہلی میں عربی کے مدرس تھے چنانچہ انہوں نے اس زمانے میں اپنے دل میں یہ فیصلہ کر لیا کہ وہ اپنے استاد غالب کی سوانح حیات قلم بند فرمائیں گے جو بالآخر یادگارِ غالب کی صورت میں منظر عام پر آئی۔''(۹)

''یادگار غالب'' کے سبب تصنیف کے بارے میں خود حالی نے لکھا ہے:

''راقم کو مرزا کے کلام کے ساتھ جو تعلق بدوشعور سے آج تک چلا آتا ہے اسی کو چاہو اس معتقدانہ

جوشِ عصبیت کا نتیجہ سمجھو جو انسان کو اندھا اور بہرا کر دیتا ہے اور چاہو اس یقین کا ثمر خیال کرو جو نہایت زبردست شہادتوں سے حاصل ہوتا ہے۔ بہر تقدیر یہی وہ چیز ہے جس نے ہم کو اس کتاب کے لکھنے پر آمادہ کیا۔"(۱۰)

اس کتاب کے بھی دو حصے ہیں پہلے حصے میں حالی نے مرزا کی تاریخ ولادت، خاندان، تعلیم، شکل وصورت، مطالعہ کتب، سفر کلکتہ، قیام، لکھنو، سرکاری ملازمت سے انکاری، فارسی دانی، اخلاق وعادات، شوخیِ بیان، ناؤ نوش، لطائف، راست گفتاری، شاگردوں کی کثرت کی تفصیل دی ہے۔ جبکہ دوسرے حصے میں ان کے کلام پر تبصرہ ملتا ہے اور آخر میں فرہنگ اور الفاظ کی تشریح کا اضافہ بھی کیا گیا ہے اس کتاب میں بھی حالی نے غالب کی ادھوری سی تصویر پیش کی ہے۔ حالی ہنستا ہوا غالب پیش کرتے ہیں روتا ہوا نہیں شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ حالی نے غالب کی ذاتی زندگی کے کئی پہلوؤں پر پردہ ڈال دیا ہے۔ بقول ڈاکٹر سید عبداللہ:

"آگرہ، دہلی، لکھنؤ اور کلکتے کے قیام کے الگ الگ تفصیلی حالات بھی نہیں ہیں...... غالب کے مختلف اشخاص سے سلوک ودوستی کے اظہار اور ان کی ہرمز یا عبدالصمد کی شاگردی کے ضمن میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے جس کی وضاحت حالی کے لیے آسانی تھی کلام کی ترتیب بھی تاریخی کی گئی اور غالب کی آگرہ کی زندگی کے متعلق بھی سوائے ایک مراسلہ کے اقتباس کے کچھ نہیں لکھا۔"(۱۱)

حالی غالب کے شاگرد تھے اور اگر وہ خاص مقصد کے تحت اس کو نہ لکھتے تو شاید اس سے بہتر سوانح عمری ہوتی پھر بھی ان تمام باتوں کے باوجود حالی کے شاگرد ہوتے ہوئے بھی غیر جانبداری کا مظاہرہ کیا ہے اور کہیں بھی استاد کی بے جا طرف داری نہیں کی نیز انہوں نے اپنے دامن کو افراط وتفریط سے بچا کر میانہ روی کا مظاہرہ کیا۔

یادگار غالب سے حالی نے کوشش کی کہ غالب کی زندگی کے تمام پہلوؤں پر روشنی پڑ سکے یہ کتاب پہلی مرتبہ ۱۸۹۷ء میں چھپی۔ حالی نے جو مرزا کے اشعار تشریح کی ہے وہ بھی قاری کے لیے غالب شناسی کا سبب ہے اس میں مرزا کے قطعات ورباعیات کا ذکر بھی معقول انداز میں ملتا ہے اور مرزا کی شوخ طبیعت اور لطائف کو حالی نے شاملِ کتاب کر کے زیادہ دلچسپ بنا دیا ہے شاید اسی بنا پر ڈاکٹر سید عبداللہ لکھتے ہیں:

"یادگار غالب سب کچھ ہونے کے باوجود مرزا کی ظرافت اور خوش دلی کی تفصیل بن گئی ہے۔"(۱۲)

"یادگار غالب" ایک قابل قدر سوانح عمری ہے یہ کسی نہ کسی طرح نہ صرف اپنے مقصد کو پورا کرتی ہے علاوہ ازیں یہ مرزا کی زندگی کا دلچسپ مرقع نظر آتی ہے، اس ضمن میں ڈاکٹر سید عبداللہ نے اپنی کتاب "وجہی سے عبدالحق تک" میں یادگار غالب کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"یادگار میں کئی خامیاں ہیں لیکن ابھی تک کوئی تبصرہ ایسا شائع نہیں ہوا جس میں اس سے کم خامیاں ہوں اور کم خامیوں پر کیوں اسرار کیجیے۔ یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ سوانح عمری کے لحاظ سے اس سے بہتر کوئی کتاب لکھی ہی نہیں گئی۔"(۱۳)

مولانا حالی میں ایک بااصول سوانح نگار کے اوصاف موجود تھے وہ طبع کی میانہ روی کے قائل تھے اور یہ ساری چیزیں ان کی سوانح عمریوں میں کارفرما نظر آتی ہیں۔ لہٰذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یادگارِ غالب حالی کی لکھی ہوئی ایک عمدہ

اور معلوماتی سوانح عمری ہونے کے ساتھ ساتھ دلچسپی کا عنصر لیے ہوئے ہے۔ حالی کی تیسری سوانحی تصنیف ''حیات جاوید'' ہے جو سرسید احمد خان کی زندگی کی تفصیلات اور ان کے کارناموں پر مشتمل ہے یہ کتاب اردو کے سوانحی سرمایہ میں بلند مقام رکھتی ہے۔ اس میں حالی کا سوانحی شعور پورے جوبن پر نظر آتا ہے۔ یہ کتاب بھی دو حصوں پر مشتمل ہے سرسید چونکہ ایک معروف اور کئی حوالوں سے اہم شخصیت تھے لہٰذا حالی نے بڑی ذمہ داری سے سوانح عمری لکھی۔ حیات جاوید سے پہلے ایک کتاب کرنل گراہم بیل نے انگریزی میں لکھی۔ حیات جاوید میں حالی نے سرسید کی ولادت، خاندان، بچپن، لڑکپن وغیرہ کے حالات لکھے ایک جگہ اپنے بچپن کے بارے سرسید نے خود لکھا:

''میری لائف میں سوائے اس کے کہ لڑکپن میں کبڈیاں، کھیلیں، کنکوئے اڑائے، کبوتر پالے، ناچ مجرے دیکھے اور بڑے ہو کر نیچری کافر اور بے دین کہلائے اور رکھا ہی کیا ہے۔''(۱۴)

حالی کی ''حیات جاوید'' کے دوسرے حصے میں سرسید کے کارناموں پر روشنی ڈالی گئی ہے حیاتِ جاوید کے بارے میں مبصرین مختلف رائے رکھتے ہیں اور چونکہ سرسید ایک متنازعہ شخصیت تھے یہ بھی سوانح نگاری کے لیے مشکلات پیدا کرتی ہیں۔ حیات جاوید کے بارے میں ایک گروہ کا کہنا ہے کہ اس میں سرسید کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں اور اس میں حالی جج کی بجائے وکیل نظر آتے ہیں جنہوں نے سرسید کے ہر کام کو جائز ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس سلسلے میں ایک اقتباس پیش ہے جو ڈاکٹر سید شاہ علی نے اپنی کتاب ''اردو میں سوانح نگاری'' لکھا ہے:

''اس سلسلے میں نقاد مختلف الخیال ہیں مثلاً مولانا شبلی اور مولانا ابوالکلام آزاد حیاتِ جاوید کو کتاب المناکب اور حالی کی سوانح نگاری کو مدلل مداحی اور مدحت طرازی سمجھتے ہیں۔ ڈاکٹر سید عبداللہ کا خیال ہے کہ حالی نے حیات سے زیادہ کارناموں پر توجہ دی۔''(۱۵)

لیکن حالی کی زندگی اس کی سیرت و کردار کو دیکھتے ہوئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ الزام ان پر صادق نہیں آتا اور مہدی آفادی نے اس کا جواب ان الفاظ میں دیا ہے۔

''حیات جاوید ایک شریف انسان کے قلم سے شریف تر انسان کی سرگزشت ہے۔''(۱۶)

لیکن شبلی کا اعتراض اپنی جگہ درست ہے اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ سرسید کے بارے میں حالی کو یقین تھا کہ ان کا کوئی کام بھی سچائی سے خالی نہیں ہوتا اس یقین کی بدولت ان کے متنازعہ فیہ افعال کے متعلق حسن ظن سے کام لیتے ہیں اور ان کی خوش آیند تاویل کرتے ہیں۔ اس میں کئی موقعوں پر جانبداری کا خیال پیدا ہو جاتا ہے۔ شبلی اس چیز کو ''مدلل مداحی'' کہتے ہیں لیکن سید عبداللہ کے خیال کے مطابق:

''مولانا شبلی کی یہ تنقید درست بھی ہو تب بھی ان کا لب ولہجہ نہایت درست ہے۔''(۱۷)

حالی پر ایک یہ بھی اعتراض کیا جاتا ہے کہ حالی جن امور پر سرسید سے اختلاف رکھتے ہیں وہاں بھی نکتہ چینی نہیں کرتے مگر حالی اس معاملے میں طبع معذور نظر آتے ہیں وہ نرم مزاج اور شریف النفس انسان تھے جو دوسروں کے عیب نہیں اچھالنا چاہتے تھے۔

علاوہ ازیں وہ نکتہ چینی والے ناخوشگوار پہلو سے بھی خائف تھے شاید یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنے ہیرو کے اعمال وافعال پر ہمدردانہ نظر ڈالی ان کوتاہیوں کے باوجود حیات جاوید اردو کی بہترین سوانح عمریوں میں شمار ہوتی ہے۔ حالی نے

سرسید کے عہد بہ عہد سنجیدہ مقاصد سے وابستگی کے کوائف بھی اس تفصیل سے بیان کیے ہیں کہ پڑھنے والا تشنگی محسوس نہیں کرتا۔ مولانا حالی نے حیات حیات جاوید کے دیباچے میں لکھا ہے:

''راقم کو سرسید کی زندگی کے حالات لکھنے کا خیال اس وقت پیدا ہوا جب وہ اپنے سب سے بڑے اور سب سے مفید کام کی بنیاد ڈال چکے تھے مدرستہ العلوم علی گڑھ میں قائم ہو چکا تھا۔''(۱۸)

چنانچہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ حالی کی سوانح عمریوں میں نقائص اور خامیاں بھی ہیں مگر اس کے باوجود اردو کے بہترین سوانح نگار ہیں۔ کیونکہ ان کا دل ودماغ صحیح معنوں میں ایک سچے سوانح نگار کا دل ودماغ تھا انہوں نے جس شخصیت پر بھی قلم اٹھایا قارئین سے کامیابی کے ساتھ روشناس کرایا ساری بحث کو سمیٹے ہوئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مولانا حالی اردو کے پہلے باقاعدہ سوانح نگار ہونے کا شرف رکھتے ہیں کیونکہ انہوں نے سوانح نگاری کے نمونے نہ ہونے کے باوجود کامیاب سوانح عمریاں لکھیں اور اردو کے سوانحی ادب میں گراں قدر اضافہ کیا۔

حوالہ جات

۱۔ عبدالقیوم، ڈاکٹر، حالی کی اردو نثر نگاری، مجلسِ ترقی ادب لاہور، ۱۹۶۴، ص:۲۰۰
۲۔ سید عبداللہ، ڈاکٹر، سرسید احمد خان اور ان کے نامور رفقاء کی اردو نثر کا فنی وفکری جائزہ، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، ص۷۶
۳۔ وحید قریشی، ڈاکٹر، مطالعہ حالی، اردو بک سٹال ۲۶ بیرون لوہاری دروازہ لاہور، ۲۳
۴۔ سید عبداللہ، ڈاکٹر، ولی سے اقبال تک، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، ص:۲۶۱
۵۔ شاہ علی سید، ڈاکٹر، اردو میں سوانح نگاری، مشمولہ اقتباس تنقید کیا ہے، آل احمد سرور، گلڈ پبلشنگ ہاؤس لاہور، کراچی، ڈھاکہ، ص:۱۵۳
۶۔ حالی، الطاف حسین، حیاتِ سعدی، مرتبہ شیخ اسماعیل پانی پتی، مجلس ترقی ادب لاہور، ص:۴
۷۔ Malik Ram "Hali" Sahitya Akadme New dehli, P-29
۸۔ شاہ علی سید، ڈاکٹر، اردو میں سوانح نگاری، گلڈ پبلشنگ ہاؤس لاہور، کراچی، ڈھاکہ، ص:۱۵۶
۹۔ حالی، الطاف حسین، یادگارِ غالب، مشمولہ دیباچہ ثانی از م، مخدوم غلام جیلانی، کشمیر کتاب گھر اردو بازار لاہور، ص:۱۴
۱۰۔ حالی، الطاف حسین، یادگارِ غالب، کشمیر کتاب گھر اردو بازار لاہور، ص:۱۴
۱۱۔ یادگارِ غالب، از ڈاکٹر سید عبداللہ، اورینٹل کالج میگزین، اگست ۱۹۳۵
۱۲۔ سید عبداللہ، ڈاکٹر، ولی سے اقبال تک، سنگِ میل پبلی کیشنز لاہور، ص:۲۶۱
۱۳۔ سید عبداللہ، ڈاکٹر، وجہی سے عبدالحق تک، سنگ میل پبلی کیشنز لاہور، ص:۱۴۹۔۱۴۸
۱۴۔ سید عبداللہ، ڈاکٹر، سرسید احمد خان اور ان کے نامور رفقاء کی اردو نثر کا فنی وفکری جائزہ، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، ص:۹۵
۱۵۔ سید شاہ علی، ڈاکٹر، اردو میں سوانح نگاری، گلڈ پبلشنگ ہاؤس لاہور، کراچی، ڈھاکہ، ص:۱۷۹
۱۶۔ سید عبداللہ، ڈاکٹر، سرسید احمد خان اور ان کے نامور رفقاء کی اردو نثر کا فنی وفکری جائزہ، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، ص:۹۶
۱۷۔ سید عبداللہ، ڈاکٹر، وجہی سے عبدالحق تک، سنگ میل پبلی کیشنز لاہور، ص:۲۹۱